سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(جمعتہ المبارک 21، سوموار24، منگل25-فروری2020)

(یوم الجمع26، یوم الاثنین29، یوم الثلاثہ30-جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی :انیسواں اجلاس

جلد19 : شمارہ جات: 1 تا 3

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،21۔فروری2020

جلد 19 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
7۔	جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ -----------	15
	سوموار،24۔فروری 2020	
	جلد 19 : شمارہ 2	
8۔	ایجنڈا -----------	45
9۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	47
10۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	48
	تعزیت	
11۔	سابق معزز ممبر ملک عطا محمد خان (مرحوم) اور سابق معزز ممبر جناب شیر علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	49
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	50
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	56
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	78
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	106

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس		
16۔	لاہور: تھانہ آر اے بازار کینٹ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات	-----------	119
17۔	قصور: اللہ آباد تلونڈی میں چوری	-----------	121
	تحاریک التوائے کار		
18۔	گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین کے لئے سستے داموں زمین خرید کر مہنگے داموں فروخت کرنے کا انکشاف	-----------	124
	پوائنٹ آف آرڈر		
19۔	عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	-----------	127
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)		
20۔	صحافی کالونی ہربنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش	-----------	128
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
21۔	پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث	-----------	135
	منگل، 25۔فروری 2020		
	جلد 19 : شمارہ 3		
22۔	ایجنڈا	-----------	155
23۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	159
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	160

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
25۔	معزز ممبر جناب لیاقت علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	161
	پوائنٹ آف آرڈر	
26۔	پنجاب کابینہ کا میاں محمد نواز شریف کو واپس لانے کے فیصلے پر اپوزیشن کا اظہار خیال ------------	161
	سوالات (محکمہ اطلاعات وثقافت)	
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	178
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	180
29۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	188
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
30۔	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	198
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
31۔	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020 ------------	199
32۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	199
	قرارداد	
33۔	پاکستان کی کبڈی ٹیم کو عالمی کپ جیتنے پر مبارکباد پیش کیا جانا ------------	200
34۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	205
35۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(56)/2020/2198. Dated: 17th February, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,
>
> **I, Parvez Elahi,** ***Speaker*****,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 21st February 2020 at 9:00 am** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
17th February, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21۔فروری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز/ اطلاعات

6

5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	ملک اسد علی	:	وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

7

23-	جناب محمد ہاشم ڈوگر	وزیر بہبود آبادی
24-	سردار محمد آصف نکئی	وزیر مواصلات و تعمیرات
25-	سید صمصام علی شاہ بخاری	وزیر اشتمال املاک
26-	ملک نعمان احمد لنگڑیال	وزیر زراعت
27-	سید حسین جہانیاں گردیزی	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28-	جناب محمد اختر	وزیر توانائی
29-	جناب زوار حسین وڑائچ	وزیر جیل خانہ جات
30-	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	وزیر ٹرانسپورٹ
31-	جناب شوکت علی لالیکا	وزیر زکوٰۃ وعشر
32-	جناب سمیع اللہ چودھری	وزیر خوراک
33-	مخدوم ہاشم جواں بخت	وزیر خزانہ
34-	جناب محمد محسن لغاری	وزیر آبپاشی
35-	سردار حسنین بہادر	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36-	محترمہ یاسمین راشد	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37-	جناب اعجاز مسیح	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔ چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔ جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔ ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔ راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔ جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔ میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔ چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔ جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔ جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نار کو ٹکس کنٹرول
12۔ جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔ جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔ جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔ جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔	جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔	جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔	جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔	جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔	سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔	جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔	میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔	جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔	رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔	سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔	جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔	جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔	جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔	جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔	جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔	جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔	جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔	جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔	سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔	جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 21- فروری 2020

(یوم الجمع، 26- جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ
الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ
کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ
وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰﴾

سورۃ الجُمُعَۃ آیات 9 تا 10

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ کامیاب ہو جاؤ (10)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کیڈا سوہنا نام محمدؐ دا اِس ناں دیاں ریساں کون کرے
دو جگ تے سایہ رحمت دا ایہدی چھاں دیاں ریساں کون کرے
جو ہجر نبیؐ وچ روندیاں نیں بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے ہنجواں دیاں ریساں کون کرے
ہر ذرہ نور خزِینہ اے شہراں چوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ کملی والے دا اُس تھاں دیاں ریساں کون کرے
ویکھو بھاگ حلیمہؓ دائی دا مِلیا محبُوب خدائی دا
جِدی گود ءچ والی کوثر دا اُس ماں دیاں ریساں کون کرے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں پہلے سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کردیں۔ شاہ صاحب! اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258

2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29

3) سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی۔296

4) محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی

تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ پچھلے سیشن میں جناب سپیکر نے breach of privilege کے حوالے سے معزز ہاؤس میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ وہ کسی ایک شخص کا breach of privilege نہیں ہوا تھا بلکہ اس ہاؤس کے

کسٹوڈین کا ہوا تھا جس پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ آئے دن اس ہاؤس کے کسی نہ کسی معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور وہ اس ممبر یا فرد واحد کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا بلکہ اس معزز ممبر کی پوری constituency کے ان تمام لوگوں کا اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! سپیکر صاحب کی جو رولنگ ہوتی ہے اور جو سپیکر صاحب کے احکامات ہوتے ہیں ان پر بھی جب عملدرآمد نہیں ہوتا تو انتہائی افسوس اور دکھ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومتی بنچز اور اپنے اپوزیشن بنچز سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ آپ کسی بھی ادارے میں چلے جائیں، اگر کسی آفیسر کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اس کی پوری کمیونٹی اس کے پیچھے کھڑی ہوتی ہے جو اس کو defend بھی کر رہے ہوتے ہیں، ان کے لئے بات بھی کر رہے ہوتے ہیں اور شاید یہ لفظ صحیح نہ ہو کہ بدمعاشی کے level تک وہ اس کی سپورٹ کر رہے ہوتے ہیں لیکن ایک ہماری کمیونٹی ہے جس میں، میں بیٹھا ہوں تو میں دوسرے کی پگڑی اچھال رہا ہوں اور وہ میری پگڑی اچھال رہا ہے۔ ہم talk shows کی زینت بنتے ہیں، talk shows میں ایک دوسرے پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگا کر ہم ان کی rating بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ ایک معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے جو کہ اس ہاؤس میں اپنی تحریک استحقاق لاتا ہے جس پر ہمارے ہی ممبر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہوتے ہیں کہ "بہہ جاؤ جی اے کہڑا اے جی فلاں اے"۔

جناب سپیکر! یہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہم پاکستان کے باعزت شہری ہیں اور ہم اس ملک کو ٹیکس دیتے ہیں، ہم اس ملک میں عزت سے جینا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح ایک عام شہری کی عزت ہے پارلیمنٹیرین کی بھی ویسے ہی عزت ہونی چاہئے۔ یہ کون سا طریقہ ہے کہ ہم کسی افسر کے دفتر میں جائیں "ساڈیاں گڈیاں دیاں ڈِگیاں خراب ہو گئیاں نیں، ساڈے بونٹ خراب ہو گئے نیں تلاشیاں دے دے کے" کون سا یہ معاشرہ ہے جس میں سپاہی بھی گاڑی کو کالے شیشے لگا کر چلا سکتا ہے اور اگر کسی معزز ممبر اسمبلی کی گاڑی کے شیشے کالے ہیں تو وہ اتار لیں گے اور کہیں گے کہ "پرمٹ ہے تہاڈے کول۔"

جناب سپیکر! کبھی کسی نے آئی جی سے پوچھا ہے کہ تمہاری گاڑی کے شیشے کالے کیوں ہیں اور اس کی اتھارٹی تمہیں کس نے دی ہے اور کبھی کسی نے ایس پی، ڈی ایس پی یا تھانیدار سے پوچھا ہے؟

جناب سپیکر! آئے دن تھانیدار اور سپاہی ہمارے معزز ممبران اسمبلی اور اس قوم کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس میں میری بڑیhumble گزارش ہے کہ یہاں پر پہلے اُس کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جائے وگرنہ یہ سارے سوالات اور جوابات اور یہ سارے کام بے سود اور بے معنی ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی آدمی اپنے آپ کو اس ہاؤس کا جواب دہ ہی نہیں سمجھتا، کوئی آدمی اس ہاؤس کی اہمیت ہی نہیں سمجھتا، اس ہاؤس کیsupremacy ہی تسلیم نہیں کرتا اور sovereigntyہی تسلیم نہیں کرتا تو پھر ہم نے کس کے مسائل حل کرنے ہیں؟ ہم سے ہمارے حلقوں میں لوگ سوالات کرتے ہیں کہ یار ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! کس کس کو میں جاکر کہوں کہ یار میں اپوزیشن میں بیٹھا ہوں اور میری بات نہیں سنی جاتی۔ کس کو میں جا کر کہوں کہ یہ میرے حلقے کی سڑکیں ٹوٹی ہوئی کیوں ہیں؟ کیا میں ٹیکس ادا نہیں کرتا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نہیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر! اب بھی آپ نے سنا ہو گا کہ دوسری طرف سے ایک جواب آیا ہے کہ "نہیں" میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کا استحقاق اور اس کی حیثیت کو پامال کیا جائے اور نہ ہی اس کو بے توقیر کیا جائے اور اس کی بے توقیری کے خلاف اگر کوئی بات کر رہا ہے تو اسے سنو تو سہی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہاں پر عزت کے لئے ممبر بن کر آتے ہیں ہمیں کوئی تنخواہ کی ضرورت نہیں، کوئی یہاں سے استحقاقات کی ضرورت نہیں، ہم عزت کے لئے آتے ہیں، ہم اپنی عزت کروائیں گے اور کروانا چاہیں گے۔ جس طرح میں آئی جی کے آفس تلاشی دے کے جاتا ہوں اور اگر آئی جی بھی پنجاب اسمبلی میں آئیں تو اس کی گیٹ پر تلاشی لیں۔ کیوں نہیں تلاشی لی جاتی؟

ان کو پروٹوکول کے ساتھ اندر لایا جاتا ہے اور ہمیں کہہ دیا جاتا ہے کہ جاؤ اور بھاگو۔ اندر سے کوئی فون آئے گا تو تمہیں اندر جانے دیں گے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر 80 فیصد لوگ دیہاتی ہیں اور 80 فیصد لوگوں سے میں آج سوال کرتا ہوں کہ ایک تحصیلدار آ جائے جو -/500 روپے رشوت لیتا ہے جس کے لئے ہم کھڑے ہو کر اس کا استقبال کرتے ہیں "جناب بسم اللہ، السلام علیکم، تشریف رکھو، سائیں کتھوں آئے او، کیویں تھکے ہوئے او، پانی پی سو، چائے پے سو"۔ ادھر ہم ایک تھانیدار کے پاس چلے جائیں تو وہ اپنی کرسی سے اٹھنا پسند نہیں کرتا۔ کیا message دیتا ہے وہ اس عوامی اور جمہوری ایوان کو جو کہ پنجاب کا سب سے بڑا جمہوری ایوان ہے۔ اس کی یہ توقیر ہے؟

جناب سپیکر! ہم بے توقیر ہونا نہیں چاہتے۔ میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ یہاں پہلے اس کمیٹی کا جواب آئے کہ اس کمیٹی میں کیا فیصلہ ہوا ہے اور اس پر کیا عملدرآمد ہوا ہے پھر اس کے بعد اجلاس کی کارروائی چلائی جائے وگرنہ میں اس کارروائی کا حصہ نہیں بنوں گا۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! یقیناً ایک کمیٹی بنی تھی جس کا حصہ آپ بھی تھے اور سپیکر صاحب نے آپ کو directions دیں کہ آپ اس پر فوری طور پر ایکشن لیں لیکن افسوسناک بات ہے کہ ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور بات وہیں کی وہیں کھڑی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ پوری پارلیمنٹ کی یہ بات ہے صرف ایک ممبر کی بات نہیں ہے جیسے کہ سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے۔ اس پر آپ respond کریں۔ جب تک اس کا فیصلہ نہیں آتا ہم اس سیشن کو چلاتے رہیں گے اور اس کا فیصلہ جلد از جلد ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بے شمار ایسی چیزیں ہیں، حقائق جو آپ کے نوٹس میں بھی ہیں اور معزز ممبران کے نوٹس میں بھی ہیں کہ آج سے چند دن پہلے اس ہاؤس میں جو کارروائی ہوئی تھی جس کے نتیجے میں Chair کی طرف سے observations دی گئیں تو اس پر کیا عملدرآمد ہوا۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمام معزز ممبران کے نوٹس میں بھی ہے اور جناب کے نوٹس میں بھی ہے۔

جناب سپیکر!سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سید حسن مرتضٰی نے فرمایا ہے کہ اس کا تحریری طور پر جواب نہیں دیا گیا۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ تحریری طور پر جواب تب دیا جاتا ہے جب آپ تحریری طور پر کسی کمیٹی کو notify کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب سپیکر کی رولنگ تھی اور ان کے احکامات تھے وہ میں بعد میں عرض کروں گا کہ اس پر ہم نے کیا کارروائی کی لیکن as such in writing reply نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ in writing مجھے ابھی تک اس وقت تک بھی کوئی چیز convey نہیں کی گئی۔ So اگر in writing مجھے کچھ convey ہی نہیں کیا گیا تو میں in writing اس کا جواب کیسے دے سکتا ہوں؟

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر کا یہاں پر یہ فرمان تھا اور انہوں نے اس معاملے کو حل کرنے کے لئے یہ رولنگ دی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پہلی چیز یہ تھی کہ آئی جی کو یہاں پر بلایا جائے۔ آپ نے دیکھا کہ جس دن یہ معاملہ take up ہوا تھا تو اس دن آئی جی اسلام آباد میں تھے لیکن The very next day جب وہ واپس لاہور آئے تو باقاعدہ پنجاب اسمبلی میں آئے۔ آپ بھی موجود تھے اور آپ کی موجودگی میں جناب سپیکر سے ان کی ملاقات ہوئی اور اس ملاقات میں آئی جی نے اپنی پوزیشن میں، میں ان کی اپنی ذات کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے اپنی ذاتی پوزیشن کو clarify کیا اور بتایا کہ اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور باقاعدہ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ اس سلسلے میں کسی بھی پولیس اہلکار۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!جناب محمد بشارت راجہ رپورٹ پیش کریں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وزیر قانون بات کر رہے تھے وہی بات مکمل کریں۔ وزیر قانون بیٹھ گئے ہیں وہ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان! (شور وغل)

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! وزیر قانون بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ تشریف رکھیں، جناب محمد بشارت راجہ کو اپنی بات مکمل کرنے دیں پھر آپ بات کر لینا۔

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ صحافی دوستوں نے۔۔۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں وہ میڈیا کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ Order in the House.

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہاں سے صحافی دوست بائیکاٹ کر کے گئے ہیں اور ان کے بائیکاٹ کی وجہ یہ ہے کہ سندھ کے اندر عزیز میمن نامی جو محراب پور پریس کلب کا صدر ہے اس کا 16۔ فروری کو قتل ہو گیا ہے۔۔۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔Order in the House جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! عزیز میمن جو سندھ کا صحافی تھا، respectable صحافی تھا اور محراب پور ضلع نوشہرہ فیروز پریس کلب کا صدر تھا اس کا چار دن پہلے 16۔ فروری 2020 کو قتل ہو گیا ہے۔ اس کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ آج سے کچھ ماہ پہلے جب جناب بلاول بھٹو زرداری نے ٹرین مارچ کیا تھا تو اس نے ٹرین مارچ میں coverage کی تھی۔ وہاں کے شرکاء میں سے کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ ہمیں -/200، -/200، -/400، -/400 روپے کرائے پر یہاں لایا گیا ہے۔ جب وہ ویڈیو کلپ وائرل ہوئی اور اس وائرل ہونے کی بنیاد پر عزیز میمن کو وہاں کے مقامی ایم این اے کی جانب سے دھمکیاں مل رہی تھیں۔ وہ بے چارہ پورے

پاکستان کے اندر گھومتا پھر تارہا، وہ حامد میر صاحب کے پروگرام میں بھی آیا، اس نے میرے ساتھ بھی پندرہ دن پہلے فون پر بات کی تھی کہ میری زندگی کو خطرہ ہے مجھے اور میرے پورے خاندان کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ سندھ کے حکومتی اہلکاران اور ایم این ایز مجھے قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ آج سے چار دن پہلے اس کا قتل ہو گیا ہے۔ سندھ حکومت اور سندھ پولیس نے اس کے قتل کی چار دن تک ایف آئی آر نہیں کاٹی۔ اس وجہ سے صحافی دوست یہاں سے بائیکاٹ کر کے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ آپ میرے ساتھ چودھری ظہیر الدین کو بھیجیں تاکہ ہم ان کو منا کر لائیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آئی جی آپ کا ہے، آپ نے ایف آئی آر نہیں کاٹنے دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب فیاض الحسن چوہان اور چودھری ظہیر الدین کو request کروں گا کہ آپ صحافیوں کو منانے کے لئے تشریف لے جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ یہاں پر آئی جی صاحب آئے اور انہوں نے اپنی پوزیشن explain کی۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! ہمیں آواز نہیں آ رہی۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضٰی کی توجہ چاہوں گا کہ ابھی چند لمحے پہلے وہ ممبران کی عزت کی بات کر رہے تھے۔ انہوں نے categorically فرمایا تھا کہ اس معزز ایوان میں جو ہمارا ایک دوسرے سے متعلق رویہ ہوتا ہے وہ خود ہمیں دوسروں کی نظر میں نیچا کرتا ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ جب ہمارے معزز منسٹر صاحب کھڑے ہوئے تھے تو ان کے ساتھ کیا روّیہ اختیار کیا گیا۔۔۔(شور وغل)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ اجتماعی روّیوں کی بات ہے ہمیں اپنے اجتماعی روّیے درست کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس واقعہ سے متعلق گزارش کر رہا تھا کہ اس سلسلے میں آپ کا حکم ابھی آیا ہے کہ اس کی تحریری رپورٹ دی جائے تو میں چوبیس گھنٹے کے اندر وہ رپورٹ جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اِس وقت تک رپورٹ پیش نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ مجھے in writing کہا نہیں گیا اس لئے میں نے in writing جواب نہیں دیا مجھے ابھی آپ کا حکم آیا میں اس کی تعمیل میں within 24 hours in writing report پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جہاں تک آپ بات کر رہے ہیں اگر آپ کو یاد ہو تو اس سلسلے میں Chair کی ایک direction تھی۔ چودھری صاحب Chair کر رہے تھے اور یہ Chair کی direction تھی لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اسی direction کے نتیجے میں آئی جی صاحب کو طلب کیا گیا تھا، وہ یہاں پر آئے اور انہوں نے آکر اپنی پوزیشن کی وضاحت کی۔ اس کے علاوہ جو دو اہلکاران اس میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی وہ میں تحریری طور پر آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ ہم نے پہلے بھی بات کی تھی کہ مسئلہ آپ کی ذات کا نہیں ہے بلکہ اس Chair کا ہے اور اس Chair کے مسئلے پر جب یہ ہاؤس convene ہوا تھا، مجھے تو آج جناب محمد بشارت راجہ کی بات سن کر بڑی حیرت ہوئی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ تیسری بار وزیر قانون بنے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھےin writing نہیں دیا گیا تھا۔ جب ہاؤس کی sense آگئی تھی اور ہاؤس کے اندر یہdecision ہو گیا تھا کہ اس وقت تک کارروائی نہیں چلے گی جب تک آئی جی صاحب اسمبلی میں آکر معافی نہیں مانگیں گے۔ اس پر اپوزیشن کی جانب سے اور حکومت کی جانب سے نمائندےselect ہوئے۔ اس میں آپ، سپیکر صاحب اور وزیر قانون بھی تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ لوگ اس مسئلے پر اکٹھے بیٹھے تھے تو اس پر تو فوری طور پر فیصلہ آنا چاہئے تھا۔ جن لوگوں کو یہاں آجdefend کیا جا رہا ہے وہ اپنی تنخواہ draw نہیں کر سکتے جب تک یہ ہاؤسapproval نہ دے۔

جناب سپیکر! آج اس ہاؤس کو لالی پاپ دیئے جا رہے ہیں اور یہ کہا جا رہا ہے کہ اس ہاؤس نے لکھ کر نہیں دیا تھا حالانکہ اس ہاؤس نے اپنیsense دے دی تھی۔ اس ہاؤس نےon record اپنیsense دے دی تھی کیونکہ یہ ہاؤس کے تقدس کا مسئلہ تھا۔ کہا گیا تھا کہ اس وقت تک کوئی اسمبلی کی کارروائی نہیں چلے گی جب تک ہاؤس کو بتایا نہیں جائے گا اور یہاں حکومت نےcommit کیا تھا کہ وہ کارروائی کر کے ہاؤس کو بتائے گی۔

جناب سپیکر! آج مجھے یہ سن کر حیرت ہو رہی ہے کہ ہاؤس کو یہ کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر آپ نے لکھ کر نہیں دیا تھا۔ پھر اس کا مطلب ہے کہ ماضی کے اندر یہ ہاؤس جو کچھ بھی کرتا رہا یہ لوگ اس کوnegate کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ریکارڈ کو نکالیں اور یہ ریکارڈ آپ کے پاس امانت ہے۔ اسے دیکھیں کہ یہاں پر طے کیا ہوا تھا؟ اس ہاؤس میں جو باتconsensus کے ساتھ طے ہوئی تھی آج اس کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ آج ہمارا یہیissue ہے اور حکومت کی گورننس پر سب سے بڑاissue بھی یہ ہے کہ یہ صرف باتیں کرتے ہیں کام نہیں کرتے اور وعدے پورے نہیں کرتے۔ ایک چائنا کو نہ کرونا وائرس لے گیا اور دوسرا اس ملک کو نہ کرونا وائرس لے گیا۔ یہاں کام چل ہی نہیں رہا ہے اور معیشت چل ہی نہیں رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اب اس ہاؤس کی sense آچکی ہے لہٰذا اس پر فوری طور پر کارروائی ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ کہوں گا کہ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ وزیر قانون بات کر رہے ہوں اور درمیان میں کوئی دوسرا منسٹر کھڑا ہو کر ان کو ٹوک کے ان کو بٹھا کر اپنی بات کرنا شروع کر دے۔ آج اس ہاؤس کے اقتدار کے خلاف جایا جا رہا ہے لہٰذا اس پر بھی توجہ دی جائے کیونکہ یہ Chair کی ذمہ داری ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے بھائی نے یہ کہا کہ جو ہاؤس میں ایک sense develop ہوئی تھی اس کے نتیجے میں کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسی کے نتیجے میں یہاں آئی جی صاحب آئے اور انہوں نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کی۔ اگر آپ کو یاد ہو تو سپیکر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ یہ ہاؤس اس وقت تک چلے گا جب تک آئی جی یہاں اسمبلی میں نہیں آتے۔ وہ یہاں پر آئے اور انہوں نے اپنی پوزیشن واضح کی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس سلسلے میں کیا کارروائی ہوئی تو میں پہلے ہی گزارش کر چکا ہوں کہ آپ کو چوبیس گھنٹے میں تحریری طور پر بھی اس کارروائی کے متعلق آگاہ کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آگاہ تو کر دیا جائے گا لیکن ایکشن تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایکشن سے ہی آگاہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! Very unfortunate! آپ کو بھی ان لوگوں اور افسروں کا پتا ہے you know it, you may be convinced and he has been upgraded. ان کو ایک اچھی جگہ پر بھیجا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ عرض کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! This is unfortunate آپ ان کو غلط طریقے سے defend کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے ایک حکم دیا ہے لیکن یہاں جو ماحول ہے اور اگر یہ اسی طرح رہے گا تو پھر میں بات نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے اور آپ کو اس بارے میں علم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جب میں ایک وضاحت دے رہا ہوں مجھے سن تو لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ جس افسر کے متعلق آپ اشارتاً فرما رہے ہیں وہ اس چیز میں ملوث نہیں تھا اور انکوائری کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔ جو ذمہ دار ہیں ان کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس سے بھی آگاہ کیا جائے گا۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ سوموار کو رپورٹ پیش کر دیں اور جو ذمہ دار تھے ان کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لینا چاہیے۔ یہ پورے ایوان کی collective آواز ہے۔

He should be penalized.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے ایک ہی فقرہ کہنا ہے کہ جناب محمد بشارت راجہ نے آپ کو مخاطب کرکے یہ فرمایا ہے کہ آپ نے اشارتاً، جس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ ملوث ہیں یا وہ ذمہ دار ہیں، جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا ہے کہ وہ ذمہ دار نہیں ہیں اور انہوں نے اپنیopinion دے دی ہے تو اس کے بعد تحقیقات کس طرح کی ہوں گی؟ یعنی جس کو آپ ذمہ دار سمجھتے ہیں تو جناب محمد بشارت راجہ اس کو ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ اب یہ آپ کے سمجھنے کی بات نہیں ہے۔ اس دن آپ کے پیچھے، درحقیقت آپ کے پیچھے نہیں بلکہ اسChair کے پیچھے پورا ہاؤس کھڑا تھا اور آج جناب محمد بشارت راجہ پورے ہاؤس کے خلاف کھڑے ہیں چونکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نےcategorically ایکassurance دی ہے لیکن اگر اس طرحcriticize کیا جائے گا اور گورنمنٹ کوmalign کرنے کی کوشش کی جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ آنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم گورنمنٹ کو اس طرحmalign نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو اس طرح سے دھمکی ہے کہ ہم گورنمنٹ کوmalign نہیں کرنے دیں گے، ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کوmalign کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ خود اپنے وزن سے گر رہی ہے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ان کو ایک منٹ بات کرنے دیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ جس دن آپ چیف منسٹر آفس کے گیٹ پر تشریف لے گئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .No, cross talk جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جس دن آپ چیف منسٹر آفس کے گیٹ پر تشریف لے گئے وہاں پر جو آپ کے ساتھ ہوا۔ وہ میں جناب محمد بشارت راجہ کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہوں کہ وہ ہم نے کیا، وہ malign ہم نے کیا؟ وہ ہمارا قصور تھا۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please order in the House.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ کہتے ہیں کہ malign نہیں کرنے دیں گے یعنی پھر ایسی حرکتیں نہ کریں جس سے پنجاب حکومت malign ہو۔ آپ کے ساتھ جو حرکت کی وہ سید حسن مرتضیٰ نے کی ہے، وہ یہاں پر آپ کے ساتھ رانا محمد اقبال خان نے کی؟ malign تو آپ نے خود ڈپٹی سپیکر کو کیا ہے اور اشارہ ہماری طرف کر رہے ہیں کہ یہاں کسی کو malign نہیں کرنے دیں گے پھر واضح طور پر جس کو آپ ذمہ دار سمجھ رہے ہیں بلکہ آپ نہیں سمجھ رہے یہ پورا ہاؤس جس کو ذمہ دار سمجھ رہا ہے تو جناب محمد بشارت راجہ کہتے ہیں کہ میری نظر میں وہ ذمہ دار نہیں ہے تو اس کے بعد تحقیقات کی ضرورت کیا رہ گئی؟ معاملہ تو سارا سامنے آ گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی رولنگ کے بعد، آپ نے فرمایا ہے کہ سوموار کو رپورٹ پیش کی جائے تو باقی ان باتوں کا کوئی جواز نہیں رہتا لیکن اگر آپ اس کو debate کے لئے open کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی صوابدید ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں Chair کے conduct کے متعلق یا اس کے احترام کے خلاف باتیں ہو رہی ہیں۔ کون شخص یہاں پر کہتا ہے جس کی نظر میں آپ کا احترام نہ ہو، کس دل میں آپ کا احترام نہیں؟

جناب سپیکر! آپ یہ کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کی عزت کے خلاف بات کرے تو اس کے خلاف کارروائی نہ کی جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ماحول اس وقت create کیا جا رہا ہے یہ انتہائی افسوسناک ہے اور اس سے جتنا اجتناب کیا جائے وہ بہتر ہے۔

(اس مرحلہ پر صحافی صاحبان بائیکاٹ ختم کرکے پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے حکم صادر فرمایا کہ آپ جائیں اور ہمارے صحافی بھائیوں کو وہاں سے منا کر لے آئیں۔

جناب سپیکر! میں اور جناب فیاض الحسن چوہان ان کے پاس گئے تو وہ تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ٹوکن واک آؤٹ کیا تھا اور ہم آ رہے ہیں لیکن آپ ہماری بات اندر جا کر کریں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ ہمارے جو صحافی ہیں جن میڈیا ہاؤسز کے وہ ملازم ہوتے ہیں اور بعد میں جب وہ ان کا کام کرتے ہوئے ٹارگٹ ہو جاتے ہیں تو میڈیا ہاؤسز political parties کے ساتھ hand in glove ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ان کا یہ کہنا ہے کہ جو وہاں پر عزیز میمن کا قتل ہوا ہے تو وہاں کے ایک ایم این اے اس میں involve ہیں اور ان کی پارٹی لیڈر شپ کی طرف سے ان کو قتل کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ یہ ان کا کہنا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق یہ بات ہے تو اب وہ ہماری بات مان کر اندر آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب دوسری بات جو جناب سمیع اللہ خان یہاں فرما رہے تھے کہ یہ ایسی حرکتیں نہ کریں کہ ان کو malign کیا جائے۔ یہ حرکتوں پر مت جائیں، یہ جو حرکتیں ہیں وہ بڑی بڑی جگہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر ایک کو اپنی حرکت پر نظر رکھنی چاہئے

اگر حرکتوں پر بات آگئی ہے تو پھر حرکتوں پر قابو رکھیں ورنہ دوسری ماضی کی حرکتیں بھی سامنے آجائیں گی۔ یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے دیکھیں کہ آپ اپنی حرکتوں پر نظر رکھیں، آپ حرکتیں ہی ایسی نہ کریں تو حرکتیں آپ کی طرف سے بھی ہوتی ہیں اور حرکتیں ہر قسم کی ہو چکی ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ذاتیات پر مت آئیں، ذاتیات پر نہیں آنا چاہئے اور کسی صورت میں نہیں آنا چاہئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ لوگ تشریف رکھیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سارے process میں Rules of Procedure کے against ساری کارروائی چل رہی ہے۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House جناب فیاض الحسن چوہان! وہ بات کر رہے ہیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا initiate یہ کروں گا کہ آپ اس دن تشریف لائے، آپ نے تحریک استحقاق دی اور سپیکر صاحب نے آپ کو out of turn allow کیا۔ آپ نے وہ تحریک استحقاق پڑھی اور اس تحریک استحقاق پر سپیکر صاحب نے ایک سپیشل کمیٹی بنا دی اور آج جناب محمد بشارت راجہ کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ سپیشل کمیٹی notify ہی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! اب اس کے دو procedures ہیں ایک procedure تو یہ ہے کہ یہ آپ کا معاملہ نہیں ہے اور یہ اس Chair کا معاملہ ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ آج آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں جو کہ جناب محمد بشارت راجہ نے on the floor of the House کہا ہے کہ ابھی مجھے in writing کچھ نہیں ملا۔

جناب سپیکر! نمبر 1 آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کی جو استحقاق کمیٹی چل رہی ہے اس کو یہ معاملہ refer ہو اور اسے وہاں ascertain ہونا چاہئے۔ جناب محمد بشارت راجہ جو رپورٹ پیش کرنے جا رہے ہیں یہ رپورٹ اس اسمبلی کو نہیں

چاہئے۔ آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں اور جو بھی responsible ہے وہ اس کو بلائے اس دن اس نے ہمارے سپیکر کو disgrace کیا ہے۔ یہ آپ کا معاملہ نہیں، اب یہ معاملہ اس طریقے سے ختم نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ سپیشل کمیٹی بنائیں، وہ constitute کریں اور وہ کمیٹی سب کو بلائے۔ وہ آئی جی صاحب کو بلائے یا ڈی آئی جی کو بلائے یا جو ان کے SOPs ہیں ان کو دیکھے۔ یہ ایک لیگل طریقہ ہے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جناب محمد بشارت راجہ کہہ دیں کہ میں سوموار کو رپورٹ پیش کر دوں گا اور سوموار کو ہمارے ہاؤس کی یہ اور بے عزتی کریں گے اور یہ کہیں گے کہ ابھی کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہ acceptable نہیں ہے۔ آپ کے پاس Rules of Procedure موجود ہیں اور آپ Rules of Procedure کے مطابق چلیں۔

جناب سپیکر! Rules of Procedure یہ کہتے ہیں کہ اگر پہلے یہ کمیٹی نہیں بنی تو آپ کسی بھی وقت کمیٹی constitute کریں اور اس کی Rules of Procedure provision میں موجود ہے۔ شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ایک منٹ ان کی بات سن لیں وہ باہر صحافیوں کو منانے گئے تھے۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہم ابھی صحافی دوستوں سے مل کر آئے ہیں اور چودھری ظہیر الدین نے کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھی ہیں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو ان کا پرزور اسرار بھی ہے اور مطالبہ بھی ہے چونکہ بنیادی طور پر بلاول زرداری کے ٹرین مارچ پر انہوں نے جو وڈیو بنائی تھی اس پر ان کی جان کے درپے ہوئے تھے اور اس نے سرے عام حامد میر کے پروگرام کے اندر بھی اور میرے ساتھ بھی جو فون پر discussion کی تھی۔

جناب سپیکر! اس نے کہا تھا کہ مجھے پیپلز پارٹی کی قیادت سے جان کو خطرہ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے اور میں نے ابھی میڈیا ٹاک میں بھی یہ بات رکھی ہے کہ عزیز میمن صحافی کی قتل کی جو تفتیش ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مطالبہ ہے کہ اس میں مقامی ایم این اے کو بھی شامل کیا جائے اور جناب بلاول بھٹو زرداری کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ یہ ان کا مطالبہ ہے اور ہم اس کو endorse کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میں سب سے پہلے تو اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کرتا ہوں اور جو صحافی بھائی عزیز میمن قتل ہوا ہے میں اُس قتل کی بھی مذمت کرتا ہوں، اُن کے دُکھ میں بھی برابر کا شریک ہوں اور اُن کے خاندان سے بھی اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس پر چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری نے بڑی وضاحت کے ساتھ گزارش کی کہ اگر متاثرہ خاندان چاہے تو جوڈیشل انکوائری کروالیں، اگر وہ کوئی جوڈیشل کمیشن کہیں تو وہ بنواتے ہیں، اگر وہ اپنی مرضی سے کوئی ایسا ایماندار آفیسر سمجھتے ہیں اُس کا بتائیں ہم اُس کو انکوائری کے لئے نامزد کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی اور اُس کی قیادت نے ہمیشہ آزادی اظہار رائے کے لئے قربانیاں بھی دی ہیں اُن کی کاوشیں بھی موجود ہیں اور ہم نے کبھی بھی صحافیوں کو تنہا نہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی چھوڑیں گے کیونکہ صحافی ہمیشہ ہماری ہر تحریک کا ہراول دستہ رہے ہیں اور سینکڑوں صحافی بھائی ان تحریکوں میں جو آمریت کے خلاف تھیں، جو dictatorship کے خلاف تھیں اُن میں وہ ہراول دستہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اُن کی قربانیاں ہیں ہم اُن کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔ صحافی بھائی جس کو کہیں، اُن کا متاثرہ خاندان جس طرح کی شفاف انکوائری چاہتا ہو ہم سارے حاضر ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اُس کی تہہ تک بھی پہنچیں گے کڑی سے کڑی ملانے سے ہی قاتل پکڑے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی جناب فیاض الحسن چوہان وزیر اطلاعات و کالونیز نے بڑی اچھی بات کی کہ صحافی کی آخری ملاقات میرے ساتھ ہے ان کو بھی شامل تفتیش کرنا چاہئے کیونکہ آخری ملاقات بھی ان کے ساتھ ہے بات بھی ان کے ساتھ ہوئی ہے تو ان کو بھی شامل تفتیش کرنا چاہئے اور یہیں سے قتل کی کڑیاں ملتے ہوئے آگے چلیں اور جو بھی ذمہ داران ہیں میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اُن کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات ہے۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں ایک چیز clear کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ نے بڑی اچھی بات کی مجھے یاد ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو جب پاکستان واپس آرہی تھیں تو انہوں نے ایک prediction کی تھی اور حامد میر نے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): سید حسن مرتضیٰ! آپ بیٹھ جائیں، آپ درمیان میں نہ ٹوکیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں انہاں نوں جان داہاں۔ منسٹر صاحب ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں، تُسی کوئی نہ کوئی ایسی متنازعہ گل کرنی اے فیر میں گل کراں گا۔ کدی اچھی گل وی کر لیا کرو۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر بیٹھ جائیں، ہاؤس دا ماحول خراب نہیں ہو رہا پہلے میری بات سن لیں بیٹھ جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے۔۔۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان سے کہیں آپ بھی بیٹھ جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ اگر میرا قتل ہوا تو اس کے ذمہ دار سابق صدر جناب پرویز مشرف ہوں گے۔ ساری دنیا جانتی ہے اُسی statement پر پھر سابق صدر جناب پرویز مشرف کے خلاف کچھ کارروائیاں ہوئیں۔

جناب سپیکر! پچھلے تین ماہ سے صحافی عزیز میمن ویڈیو کلپ، ویڈیو پروگرام کے ذریعے سے بڑے leading TV channels پر leading anchors کے پروگرام کے اندر بیٹھ کر openly اور bluntly وہ یہ بات کہہ رہا ہے کہ مجھے پیپلز پارٹی سندھ کی قیادت، مجھے پیپلز پارٹی کی مرکزی قیادت، مجھے پیپلز پارٹی کی نوشہرو فیروز کی قیادت اور پیپلز پارٹی کے مقامی ایم این اے کی طرف سے جان سے مارنے کی دھمکیاں مجھے اور میری بیوی بچوں کو مل رہی ہیں۔ اُس کے بعد اُس کا قتل ہو جاتا ہے، اُس کی شہادت ہو جاتی ہے تو اگر پرویز مشرف کے اوپر کیس چل سکتا ہے تو پھر جناب بلاول بھٹو زرداری اور سید ابرار علی شاہ جو وہاں کا ایم این اے ہے اُس کے اوپر بھی کیس چل سکتا ہے۔ صحافیوں کی ڈیمانڈ ہے کہ جناب بلاول بھٹو زرداری کو بھی اور سید ابرار علی شاہ جو ان کا ایم این اے ہے اور جو پیپلز پارٹی کی قیادت ہے اس کے خلاف بھی کیس ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ان کے دو چہرے ہیں پیپلز پارٹی سندھ کے لوگ specially ایک تو یہ چہرہ اسمبلی کے on the floor of the House لے کر آتے ہیں پارلیمنٹ میں آ کر بڑی شُستہ، شُستہ باتیں کرتے ہیں، آزادی اظہار رائے، آزادی جمہوریت، سیکولر ازم اور لبرل ازم کی بڑی بڑی باتیں یورپ اور امریکہ بلکہ ویسٹ کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اندرون سندھ کے اندر چلیں جائیں اور کراچی کے پچھلے بیس سال دیکھ لیں مخالفین کو ان کی قیادت کے

سامنے بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ جاگیر دار اور وڈیروں کی پارٹی اپنے ورکرز کو پاؤں کی ٹھوکر کے اوپر رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب بلاول بھٹو زرداری اور پیپلز پارٹی نوشہرو فیروز کے سید ابرار علی شاہ ایم این اے کے خلاف بھی ایف آئی آر ہونی چاہئے انہیں شامل تفتیش کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی کا مؤقف رکھنا چاہتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان! بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: سید حسن مرتضیٰ صرف ایک منٹ مجھے بات کر لینے دیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جو issue اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے کہ ایک جرنلسٹ جس کا قتل ہوتا ہے اور مسلم لیگ ہمیشہ جہاں پر عدلیہ کی آزادی کی بات کرتی رہی، میڈیا پر جو پابندیاں ہیں اُن کے خلاف لڑتی رہی اور اب ہماری پارٹی کا اس پر مؤقف بہت clear ہے کہ اس پر واقعی ایک کمیشن بننا چاہئے جو اس کی تحقیق کرے اور جن پر قتل ثابت ہوتا ہے اُن کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے کیونکہ میڈیا کی پابندی کے خلاف ہم آواز اُٹھاتے رہیں گے اور وہ دوست اور ساتھی جو میڈیا پر حق اور سچ بات کو سامنے لاتے ہیں اُن کو جب تک پروٹیکشن نہیں ہوگی تب تک میڈیا آزادی سے اپنا کام نہیں کر سکے گا اور یہاں پر اب وزیر اطلاعات و کالونیز جناب فیاض الحسن چوہان یہ بات کر رہے ہیں آج جو الزامات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا صرف ایک سوال ہے کس حکومت میں میڈیا کے اوپر پابندیاں لگی ہیں اور وہ کون سی حکومت ہے جو سوشل میڈیا کو بند کرنے کی بات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر! آپ کے سامنے دیکھیں، یہ کیا ہو رہا ہے؟ آج تک ہاؤس کے اندر اس طرح سے نہیں ہوا۔

(اس مرحلہ پر چند معزز ممبران گیلری آفیسرز سے محو گفتگو ہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگر معزز ممبران نے باتیں کرنی ہیں تو ہاؤس سے باہر چلیں جائیں وہاں جا کر باتیں کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہاؤس کا ایک decorum ہوتا ہے۔ اس ہاؤس کا decorum ہے اور نہ ہی اس گورنمنٹ کے پاس کوئی رٹ رہ گئی ہے اور دوسری بات یہ سندھ کی بات کر رہے تھے آج آٹھواں سال ہے خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت ہے کیا وہاں پر ریپ کے واقعات میں جو ہوش رُبا اضافہ ہوا ہے انہوں نے اُس کے متعلق کیا کارروائی کی ہے، جو بی آر ٹی کے اوپر پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ ہوا ہے اُس پر انہوں نے کون سی کارروائی کی ہے اور جو مالم جبہ کیس ہے اُس کیس کے اوپر انہوں نے کون سی انکوائری کی ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ آٹا چوروں اور چینی چوروں کو ساتھ بٹھا کر یہ پاکستان کے اندر mafias کو protect کر رہے ہیں پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں پھر کسی کی طرف انگلی اُٹھائیں بہت شکریہ (شور و غل)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں میں نہ تو کوئی پرانا واقعہ دُہرا کر اس صحافی کے قتل پر کوئی پردہ ڈالنے کی کوشش چاہ رہا ہوں۔ میں اس ہاؤس میں بات کر رہا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ relevant گفتگو ہو irrelevant گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس قتل کے حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی چاہتی ہے کہ یہ کیس اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور جو ذمہ داران ہیں اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اُنہیں نمونہ بنا دیا جائے۔ جہاں تک انہوں نے کہا یہ pose کرتے ہیں اور ہاؤس میں آکر بڑی چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور امریکہ کو خوش کرنے کی بات ہوئی۔

جناب سپیکر! امریکہ کو خوش ہم نے کبھی نہیں کیا، کیا صحافیوں کی جو downsizing ہوئی ہے وہ پاکستان پیپلزپارٹی کے دور میں ہوئی ہے، جو صحافیوں کو نوکریوں سے نکالا گیا اور اُن کی جو چھانٹیاں ہوئی ہیں کیا اُس کی پاکستان پیپلزپارٹی ذمہ دار ہے؟ جو سوشل میڈیا کی پارٹی تھے جن کو سوشل میڈیا اوپر لے کر آیا تھا۔ کیا اس سوشل میڈیا کے اوپر پابندیاں پاکستان پیپلزپارٹی لگا رہی ہے؟ پاکستان پیپلزپارٹی کے بارے میں میرے صحافی بھائی بھی اس بات کو endorse کریں گے کہ پاکستان پیپلزپارٹی نے وہ تنقید بھی برداشت کی ہے جو آج تک کوئی پارٹی برداشت نہیں کر سکی۔ ہم نے ایک صحافی کے خلاف آج تک کوئی تادیبی کارروائی کی ہوئی ہو تو پاکستان پیپلزپارٹی کا یہ ادنیٰ سا کارکن ذمہ دار ہو گا۔ اس معاملہ کو politicize نہ کیا جائے جو بات میرے بھائی نے کہی ہے اُس کی تفتیش کسی پولیس آفیسر نے کرنی ہے یا کسی کمیشن نے کرنی ہے یا جوڈیشل کمیشن نے کرنی ہے۔ یہ کس طرح ہو کہ ایک information minister on the floor of the House کھڑا ہو کر کہے کہ فلاں آدمی کو قتل کر دو اور اُس کو کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہر چیز آئین اور قانون کے اندر رہ کر ہم کر سکتے ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ کروائیں گے بھی اور اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ بھی کھڑے ہیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری ابھی بات مکمل نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! سید حسن مرتضیٰ کو ابھی اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کون سا طریقہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ ابھی تشریف رکھیں پہلے سید حسن مرتضیٰ کو بات کر لینے دیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ Order in the House. Order in the House. اگر کسی نے بات کرنی ہے تو وہ ہاؤس سے باہر جا کر بات کرے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات complete کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے جناب فیاض الحسن چوہان نے ہاؤس میں کھڑے ہو کر قتل، اس کے بعد جناب پرویز مشرف اور ایک traitor کے حوالے سے irrelevant بات کی تو یہ کن کی باتیں کرتے ہیں؟ اس جناب پرویز مشرف کا یہ ذکر کر رہے ہیں جن کے بارے میں ان کے لیڈر نے کون کون سی زبان استعمال کی تھی اور پھر جب یوٹرن لیا اور بڑا لیڈر بنا تو پھر جو باتیں اس وقت کی تھیں وہ ان کو یاد نہیں رہیں۔

جناب سپیکر! میں بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جس طرح انہوں نے بہت ادب و احترام کے ساتھ بی بی کا نام لیا ہے، کیا میں بھی ان کی خواتین اوّل کا نام اتنے ہی ادب و احترام سے لوں تو پھر کیا اس ہاؤس کا ماحول صحیح رہ جائے گا؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ بھی irrelevant بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ ابھی تشریف رکھیں آپ سید حسن مرتضیٰ کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ اس پر respond کر لیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے پوچھتا ہوں کہ سیتا وائٹ کے ساتھ کیا ہوا، امریکہ کی عدالت نے کس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا؟

جناب سپیکر! میں آج پھر یہاں پر ذکر کروں کہ "Tyrian" کو اس کا حق کیوں نہیں دیا گیا؟ میں اگر آج ایوان میں جمائما کی وہ کتاب لے کر آؤں اور ایک ایک صفحہ کھول کر پڑھاؤں تو ان کو پتا چلے کہ یہ یہ اس نے کہا تھا۔۔۔ (شور و غل)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ وہ چیخیں ہیں جو ان صفحات سے نکل رہی ہیں۔ اس ہاؤس کا ماحول خراب کرنا ان کی ذمہ داری بن چکا ہے اور جناب فیاض الحسن چوہان ہمیشہ irrelevant گفتگو کر کے اس ہاؤس کا ماحول خراب کرتے ہیں۔ ہم اس خراب ماحول کا حصہ نہیں بنیں گے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے چینی چور، آٹا چور کی مسلسل نعرے بازی کی گئی)

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے عزیز میمن کے قتل کی بات کی ہے۔(شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب لوگ تشریف رکھیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں نے تو simple عزیز میمن کی بات کی ہے۔ میں وزیر اطلاعات ہونے کے ناطے اور چونکہ میری constituency میں میرے بہت سارے ووٹرز صحافی ہیں لہٰذا میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان کا حق نمائندگی ادا کروں۔

جناب سپیکر! میرا بھائی بار بار کہہ رہا ہے کہ کمیشن بنالو، کمیشن بنالو تو کمیشن کی کیا ضرورت ہے؟ جس سندھ میں چار دن تک ایف آئی آر نہیں کٹی۔ آج سب سے بڑا سانحہ یہ ہوا کہ لوگ حادثہ کو دیکھ کر ٹھہرے نہیں۔ چار دن تک ایف آئی آر نہ کاٹنے والے آج یہ کہتے ہیں کہ کمیشن بنادیں تو یہ ہمیں کمیشن کا لالی پوپ نہ دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس پر میں حیران ہوں میرا بھائی سارا دن ہمیں ethics اور values کی مثالیں اور وصیتیں کرتا ہے اور آج بیٹھ کر جناب عمران خان کی ذاتی زندگی کے حوالے سے جو انہوں نے باتیں کی ہیں تو میں کہتا ہوں کہ انہیں شرم سے ڈوب مرجانا چاہئے۔

جناب سپیکر! کیا پاکستان کی عوام ایان علی کو نہیں جانتی کیا پاکستان کی عوام ایان کی صورت میں منی لانڈرنگ کو نہیں جانتی، کیا پاکستان کی عوام کو یہ نہیں پتا کہ جناب آصف علی زرداری کیا گُل کھلایا کرتے تھے لیکن ہم وہ باتیں کرنا نہیں چاہتے۔ ہم تو عزیز میمن کے قتل کی بات کر رہے ہیں جو قتل وہاں آپ کے ایم این اے کی سرپرستی میں اور آپ کے چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری کی کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ صحافی دوستوں کا یہ مطالبہ بالکل ٹھیک ہے کہ جناب بلاول بھٹو زرداری کو شامل تفتیش کیا جائے اور اس کے علاوہ ان کا جو مقامی ایم این اے جناب ابرار شاہ اس کو اور پیپلز پارٹی کی مقامی قیادت کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے Tyrian کو انصاف دو کی نعرے بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جناب فیاض الحسن چوہان کو بات کرنے دیں۔ Order in the House.

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ آزادی صحافت کا جو نعرے لگاتے ہیں وہ ان کی منہ اور زبان پر جچتا نہیں ہے۔ وہاں پر یہ صحافیوں کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر اور اپنے جوتے پر بٹھاتے ہیں، غریب عوام اور غریب ہاریوں کو بھی اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر بٹھاتے ہیں اور یہاں پر یہ آزادی اظہار رائے اور آزادی جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اطلاعات پنجاب کی حیثیت سے یہ مطالبہ کروں گا کہ عزیز میمن کے قتل کے حوالے سے ایم این اے ابرار شاہ اور جناب بلاول بھٹو زرداری کو شامل تفتیش کیا جائے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ منسٹر صاحب! سردار اویس احمد خان لغاری کو بات کرنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ کیا طریقہ ہے کہ جب ہماری طرف سے کوئی ممبر بات کرتا ہے تو اپوزیشن شور مچانا شروع کر دیتی ہے یہ تو کوئی بات نہ ہوئی؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں۔ ہماری طرف سے کوئی ممبر کھڑا ہوتا ہے آپ اسے کہتے ہیں کہ باہر نکل جائیں اور دوسری طرف سے وہ جو مرضی کرتے رہیں لہٰذا ہاؤس کو اس طرح سے نہیں چلایا جاسکتا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ کس طرح سے ہاؤس کو چلایا جارہا ہے؟ یہ ہماری بات نہیں سن رہے لہٰذا ہم بھی ان کی بات نہیں سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ طریق کار درست نہیں ہے اگر ہمیں بات نہیں کرنے دی جارہی تو یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے چینی چور، آٹا چور کی مسلسل نعرے بازی کی گئی)

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں آپ کے ممبر نے ہی بات کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ کس ایشو پر آپ بات کروانا چاہ رہے ہیں؟ یہ پچھلے ایک گھنٹے سے ایک ایشو تھا جس پر آپ کا حکم آیا اس پر گورنمنٹ آپ کے حکم کی تعمیل کرے گی لیکن اس کے بعد یہ کیا ہو رہا ہے؟ خدا کے لئے اس ہاؤس میں غلط روایات مت قائم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! نہیں، نہیں یہ غلط روایت نہیں قائم کی جارہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ غلط روایت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہ بات جناب فیاض الحسن چوہان نے شروع کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب فیاض الحسن چوہان اس معزز ایوان کے ممبر اور ہمارے منسٹر ہیں۔ اگر ان کی بات کو نہیں سنا جائے گا تو ہم کسی کی بات نہیں سنیں گے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایشو یہ ہے۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ایشو یہ ہے کہ ایک گھنٹے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ادھر ہماری طرف سے کسی ممبر کی بات نہیں سنی جا رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اب آپ اگر کسی ممبر کو floor دیں گے تو ہم کسی کی بات نہیں سنیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یک طرفہ فیصلہ تو نہیں ہو سکتا یہ بالکل بھی ٹھیک بات نہیں ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ یہاں وزراء صاحبان کو صبر نہیں ہے۔ آپ نے مجھے floor دیا ہے تو میں بات یہ کر رہا ہوں۔ آج کا اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا تھا۔ ان سے کہیں کہ مجھے بات کرنے دیں۔ مجھے آپ نے floor دیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر یہ اس طرح کریں گے تو ہم ہاؤس کو چلنے نہیں دیں گے۔

(شور و غل)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Monday the 24th February 2020 at 3:00 PM.